اسلامیانِ عالم

مکتوب تھائی لینڈ

★ وقائع نگار خصوصی الحق مقیم تھائی لینڈ کے قلم سے

مسلمانوں سے غیر ہمدردانہ سلوک | یہ غیر مسلموں کا ایک مسلّمہ اصول ہے کہ اپنے ماتحت اقلیت قوم کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھتے ہیں اور پھر خصوصاً مسلمانوں سے تو امتیازی رکھتے ہیں۔ اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان ہی کو لیجئے۔ جانی اور مالی نقصان بھی مسلمانوں کا ہوجاتا ہے اور پھر مجرم بھی مسلمان ٹھہرائے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کا مال اولاد اور جائیداد غیر محفوظ ہے۔ ہر مسلم کش فساد میں درجنوں مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہوجاتے ہیں اور پھر جب عدالت تحقیقات کرتی ہے تو اس میں بھی مسلمان کو مجرم قوم ثابت کرتے ہیں۔

اسی طرح مشرق بعید میں فلپائن کے حالات دیکھتے ہیں تو اس میں مسلمانوں سے ناانصافی ہوتی ہے۔ عرصہ چودہ سال سے مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جاتا ہے۔ ان کے پرسنل لاء میں حکومت مداخلت کرتی ہے جبری طور پر انہیں برتھ کنٹرول پر مجبور کرتے ہیں۔ ان سے دوسرے شہریوں کی طرح رویہ نہیں۔ ان کی بالغ بیٹیاں اغوا کی گئیں۔ سیاسی لحاظ سے ان کی زبان بندی کی گئی۔ مگر اس ظلم وستم کے باوجود اسلام دشمن کہتے ہیں کہ یہ مسلمان قوم فریاد کیوں کرتی ہے حتیٰ کہ انہیں ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھانے سے بھی روکا جاتا ہے۔

بس یہی حال تھائی لینڈ میں بھی ہے۔ مسلمان جو بھی تکلیف اٹھاتے وہ آہ وفریاد کو حکومت تک نہ پہنچائے۔ بارہا مساجد میں نماز پڑھتے ہوئے نمازیوں پر حملہ ہوچکا ہے۔ اگر حکومت سے شکایت کی جائے۔ تو اسے کوئی نہیں سنتا۔

کئی دفعہ ڈاکے اور رہزنی کے اصل مجرم تھائی کے غیر مسلم باشندے ہوتے ہیں مگر حکومت کے کارندے ایسی وارداتوں کے ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہراتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی نقل وحرکت میں بھی جاری ہے۔ گذشتہ ماہ صرف اسی شک کی بنا پر ضلع کبی (KABEE) کے ایک پہاڑ اور جنگل پر بمباری کی گئی۔ کہ یہاں سے مسلمان گوریلے حملے کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کمیونسٹ صرف اس لئے کہتے ہیں کہ انہیں قتل کرنے کا جواز مل جائے۔ مسلمانوں کی آبادی میں

ٹینک اور فوجی گاڑیاں ہر وقت نظر آتی ہیں۔ جیلوں میں مسلمانوں کو غیر مسلموں والی خوراک دی جاتی ہے جس میں سور کا گوشت اور دوسری حرام اشیاء شامل ہوتی ہیں۔

ریڈیو پر مسلمانوں کے لیے پروگرام | ہفتے میں صرف ایک دن ہر اتوار کو دوپہر ۱/۲ ۳ سے پانچ بجے عصر تک وقت مسلمانوں کو دیا جاتا ہے۔ مگر اس پروگرام میں حکومت نے اپنے مرضی کے چند مسلمانوں کو متعین کر رکھا ہے۔ اور وہ اس مختصر وقت میں عربی اور ملائشیا زبان کے گانوں اور خطوط کے جوابات وغیرہ میں ضائع کر دیتے ہیں۔ تاکہ مسلمان اپنے مذہب سے دور ہی رہیں۔ کافی حد تک حکومت اس مسئلے میں کامیاب ہو چکی ہے۔

جہاں بھی کوئی سرگرم مسلمان نظر آئے اسے قتل کرا دیا جاتا ہے۔

باہر کے مسلمان ممالک کو دکھانے کے لئے کئی ایک سکول بھی قائم کر رکھے ہیں جس کا نام گورنمنٹ اسلامیہ سکول رکھا جاتا ہے۔ مگر اس میں مسلم اور غیر مسلم اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اسلامیات کا ایک جملہ بھی شامل نصاب نہیں ہوتا۔

اخبارات اور رسائل | اکثر اخبارات مسلمانوں کے خلاف زہریلا مواد پھیلانے میں مصروف ہیں اور ایسے مضامین شائع کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کو دکھ پہنچے۔ گذشتہ سال مارچ میں تُوَن اُوک TAWAN OOK ہفت روزہ شائع ہوا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کی تحریک آزادی میں لیبیا۔ شام، عراق اور پاکستان کا ہاتھ ہے۔ اور جنوبی تھائی لینڈ کے مسلمان ان ممالک میں اپنی تحریک تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ ایسے بیانات جیسے بھی ہوں مگر پھر بھی عوام کے دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔

امریکہ اور ایران کی سیاسی مخالفت کی وجہ سے ایران کے خلاف بہت کچھ شائع ہوتا ہے حتیٰ کہ مسلمانوں کو رجعت پسند اور قدامت پسند کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب بھی پاکستان میں کوئی نیا اسلامی آرڈی ننس جاری ہوتا ہے تو اکثر یہاں کے اخباروں میں ہم پڑھتے ہیں کہ پاکستان چودہ سو سال پیچھے جا رہا ہے اور اس ترقی یافتہ زمانے میں پاکستانی قدیمی قانون دوبارہ نافذ کر رہے ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ طبقے کا خیال ہے کہ یہاں کے اخبارو پر یہودی مسلّط ہیں۔ اور طرز بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ واقعی یہ بات صحیح ہوگی۔

پولینڈ کا مسئلہ اور اٹلی میں زلزلے کو اخباروں کی سرخیوں سے پورا ایک مہینے تک جاری رہا۔

امریکی انتخابات پورے ایک سال تک اخباروں کے عنوانات بنے رہے۔ جب کہ الجزائر کا خوفناک زلزلہ صرف خبروں میں مختصر سا سنایا گیا۔ اخباروں میں اس کے متعلق چند لفظ بھی نہ لکھے گئے۔

فلسطین کی تنظیم آزادی کو ڈاکوؤں کے الفاظ سے ریڈیو اور اخباروں میں پکارتے ہیں۔ جب کہ اسرائیل کو باعزت الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کی خبر غیر معمولی الفاظ میں شائع کی جاتی ہے۔ جب کہ برطانیہ کا شہزادہ انڈیا اور نیپال کے دورہ میں باقاعدہ بیس دن ٹی وی پر دکھایا گیا۔ اخباروں اور ریڈیو پر تفصیل سے

نشر کیا گیا۔ کیونکہ چند ہزار مہاجرین کا امریکہ میں پناہ لینے کے واقعات ہفتوں و مہینوں تک ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخباروں میں بڑھا چڑھا کر بیان کئے گئے۔ اور پاکستان میں ہمارے لاکھوں افغان مہاجرین کا نام تک بھی نہیں لیا گیا۔ اس تمام جائزے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے تمام ذرائع ابلاغ پر یہودی مسلط ہیں۔

رومن کیتھولک عیسائی مذہب کے فرقہ کا سربراہ سنتا پاپا پادری کا دورہ ایشیا ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ اس کے لئے اچھے خاص پروگرام منعقد کئے گئے۔ اور ریڈیو پر بھی نشر کیا گیا۔ اور اخباروں نے بڑی بڑی سرخیوں سے استقبال کیا۔ جب کہ مسلمانوں کے متعلق اس سے زیادہ اہمیت کے حامل واقعات بالکل چھپائے گئے۔

تمام مساجد کو رجسٹرڈ کیا گیا ہے اور نئی مسجد بنا کر اسے رجسٹرڈ کرانے کے لئے سالہا سال لگ جاتے ہیں۔ اور پھر دفتروں پر چکر لگانے پر اتنا روپیہ خرچ ہو جاتا ہے جتنا تعمیر پر خرچ ہوتا ہے۔ ہر مسجد میں سرکاری طور پر پیش امام، خطیب، موذن اور ۱۲ ممبر مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان تمام ارکان کے لئے موٹر، ریل گاڑی، سرکاری بس اور ملک کے اندر ہوائی سروس کا نصف خرچ مقرر کیا گیا ہے۔ اور بارہ ممبروں کا ہر چار سال کے بعد نئے انتخابات ہوتے ہیں۔ اور ان ممبروں کی مرضی سے ہی امام، خطیب اور موذن مقرر کئے جاتے ہیں۔ رجسٹرڈ شدہ مسجد کے امام کے علاج معالجہ کا نصف خرچ معاف ہے۔

ہر مسجد کے ساتھ بچوں کی پڑھائی کے لئے انتظام کیا گیا ہے جس میں قرآن کریم کا ناظرہ اور ابتدائی مذہبی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔ علم قرأت کے ماہرین اور قاری بہت زیادہ ہیں۔ مگر پورے تھائی لینڈ میں ۵، لاکھ مسلمانوں میں شاید حافظ قرآن ایک بھی نہیں ہے۔ آٹھ سال کی جستجو کے بعد ایک بھی تھائی مسلم حافظ قرآن نہ دیکھا اور نہ سننے میں آیا۔ اکثر حفاظ پاکستان، بنگلہ دیش اور برما سے آتے ہیں۔

رمضان المبارک کے دوران نماز تراویح میں ختم قرآن بالکل نہیں ہوتا۔ البتہ گذشتہ دو سال سے چند ایک پاکستانی حفاظ نے یہ کام شروع کیا ہے اور اس سنت سے تھائی لینڈ کے مسلمان بھی آگاہ ہونے لگے ہیں۔ اکثر بزرگوں کا کہنا کہ :-

"ہم نے حافظ کا نام تو سنا تھا مگر کبھی حافظ دیکھا نہیں"۔

کبھی کبھی سال میں ایک آدھ دفعہ پرامن ماحول میں مذاہب کا مناظرہ بھی منعقد کیا جاتا ہے جس میں عیسائی، بدھ اور مسلمانان تھائی لینڈ حصہ لیتے ہیں۔ ایسے مذہبی مناظروں میں سینکڑوں افراد مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

اکثر و بیشتر پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش اور سری لنکا سے تبلیغی جماعتیں آتی رہتی ہیں ان سے کافی اثر ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے زبان کی مشکلات سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ تھائی لینڈ کے عوام انگریزی یا دوسری عالمی

زبانوں سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اس وجہ سے مبلغین کو تبلیغ کرنے میں تکلیف پیش آتی ہے۔ کئی دفعہ تھائی لینڈ کے مسلمانوں سے سنا ہے کہ عالم اسلام کو چاہئے کہ ایسے ممالک میں سرکاری طور پر مبلغین بھیجا کریں۔ اور ان زبانوں پر عبور رکھنے والے افراد تبلیغ میں لگائیں۔ تھائی لینڈ کے عوام متعصب نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ تبلیغ کا ان پر جلد اثر ہو جاتا ہے۔

عیسائیوں کے تمام فرقوں نے خوب زور شور سے تبلیغی کام شروع کر رکھا ہے۔ قریہ قریہ تحصیل اور ہر ضلع میں تبلیغی مناظر قائم کر رکھے ہیں اور اپنے مذہب کی تمام کتابوں کو تھائی زبان میں شائع کیا ہے۔ عیسائی فرقوں میں رومن کیتھولک اور موول زیادہ پیش پیش ہیں۔ جگہ جگہ عیسائیوں نے ہسپتال بھی قائم کر رکھے ہیں حتیٰ کہ عیسائی اپنا مذہب پھیلانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے وسائل اگرچہ محدود ہیں پھر بھی اسلام کا اثر زیادہ بڑھ رہا ہے۔

مسلمانوں نے ہر ضلع میں تنظیم ASSOCIATION قائم کی ہے اور ہر تنظیم اپنے اپنے حلقہ میں کام کر رہی ہے ابھی ابھی ہمارے مقامی شہر نخون سون NKHON SAWAN میں بھی ایک تنظیم منظر عام پر آچکی ہے۔ جس کے محرکین پاکستانی ہیں۔ تنظیم کا صدر محمد انور، خزانچی اور عالم شاہ، مشیر جان خان ہیں۔ باقی بہت سے پاکستانی خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔ ابھی مقامی طور پر ایک اسلامی مدرسہ کے لئے زمین بھی خرید لی گئی ہے جس کا رقبہ ۲ جریب ہے۔ اور دو لاکھ باٹ اس کی قیمت ہے۔ عنقریب اس میں ایک خالص دینی مدرسہ تعمیر ہونے والا ہے۔ جس پر تقریباً بیس لاکھ باٹ یعنی دس لاکھ روپے خرچ آئے گا۔ تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ اور انشاء اللہ ایک خالص دینی علمی رسالہ سیامی زبان میں شائع کیا جائے گا۔ جس کا نام ہمارے ماہنامہ الحق کے نام پر الحق مقرر کیا گیا ہے۔ مدرسہ سے تعلق رکھنے والے مقامی لوگ بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اور یہاں پر ۱۹۶۰ء میں مسجد پاکستان کے نام سے ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے جس کے بانی پاکستانی ہیں اسی وجہ سے مسجد پاکستان نام رکھا گیا۔

اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی چند ایک مدارس کے سنگ بنیاد رکھنے کی اطلاع ملی ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی مسجد پاکستان کے نام سے کئی عظیم مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ جہاں اکثر آبادی پاکستانی مسلمانوں کی ہے۔ گذشتہ سال ۱۹۸۰ء میں ضلع پتسنلوک PETHSANALOK میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جس پر ۳۳ لاکھ باٹ یعنی ۱۶ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ خرچ آچکا ہے۔ اور اس کے ساتھ بھی دینی درسگاہ قائم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

تھائی لینڈ کو درپیش خطرے | ۱۔ تھائی لینڈ کئی اطراف سے مصائب میں پھنسا ہوا ہے اندرونی اور بیرونی خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ایک طرف سے کمبوڈیا کی نئی حکومت روس اور ویت نام کے اشارہ سے

مہینے میں کئی بار تھائی لینڈ کے علاقہ میں مہاجرین کے کیمپوں پر حملے کر رہے ہیں۔ اور ان کی گولہ باری سے کروڑوں ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔ عام آبادی۔ سکول اور مندر تباہ ہو چکے ہیں۔ اس طرح کے اچانک حملے کمپوڈیا کی طرف سے کئی بار ہو چکے ہیں۔ جب کہ اس طرف سے صرف احتجاجی کارروائی ہوتی ہے۔ کبھی کبھار جوابی کارروائی بھی ہو جاتی ہے

۲۔ دوسری طرف لاؤس بھی روس کے اشارہ پر کئی بار حملے کر چکا ہے۔ اور تھائی لینڈ کے سرحدی علاقہ میں تین تحصیلوں کے عوام ملک کے دوسرے علاقے میں ہجرت کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور اس علاقہ کو فوجی علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اور لاؤس کی طرف سے سینکڑوں لوگ اور مال مویشی تباہ ہو چکے ہیں جب کہ تھائی لینڈ کی طرف سے صرف احتجاجی کارروائی ہوئی ہے۔

۳۔ ملک کے اندر مسلمانوں کی تحریک آزادی زوروں پر ہے۔ مگر مسلمانوں کی تحریک پر حکومت کڑی نظر رکھتی ہے جب کہ حکومت کے لئے یہ بیماری دردِ سر بن چکی ہے۔ ملک میں اگرچہ شہنشاہیت ہے۔ مگر نظام حکومت پارلیمانی ہے۔ گذشتہ انتخابات میں جنوبی تھائی لینڈ سے ۱۳ مسلمان ممبر قومی اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے تھے جب کہ اس دفعہ صرف آٹھ ممبر منتخب ہوئے ہیں جن کا تعلق کسی پارٹی سے نہیں اکثر آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخابات لڑ رہے ہیں۔

ملک کا سرکاری مذہب بدھ مت ہے اور تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے۔

مسلمان اسمبلی میں حزب اختلاف کی حیثیت سے آتے ہیں۔ اور حزب اختلاف کے سربراہ کا نام صلاح الدین ہے جو سابق زرعی یونیورسٹی پٹانی کے پروفیسر ہیں۔ اور جناب صلاح الدین ۱۹۸۰ء رینی امارین ہوٹل بنکاک میں افغانستان پر روسی تسلط کے خلاف مسلمانوں کا ایک اجلاس طلب کیا تھا جس میں جناب صلاح الدین نے اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے تقریر کی۔ اور افغانستان کی تاریخ پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ تقریر کے دوران ہوٹل اللہ اکبر کے نعروں سے گونج رہا تھا۔

تھائی لینڈ کے جغرافیائی حالات | تھائی لینڈ کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ سال بھر میں ۲۵" سے ۷۵" انچ تک بارش ہوتی ہے۔ ملک کی اہم پیداوار چاول ہے۔ ربڑ۔ مکئی۔ گنا۔ پان سپاری۔ اور ناریل و کیلا بھی بکثرت ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ جنوبی تھائی لینڈ میں دنیا کا سب سے زیادہ ربڑ پیدا ہوتا ہے۔ چاول۔ ناریل۔ پان سپاری کی پیداوار بھی بکثرت ہے۔ حال ہی میں حکومت کے اعلان کے مطابق جنوبی تھائی لینڈ ضلع ستون میں قدرتی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت کیا گیا ہے۔ جو تھائی لینڈ کے لئے دو سو سال تک کافی ہے۔ تیل کے دریافت کی بھی پیشن گوئی کی گئی ہے۔

تھائی لینڈ کے مسلمانوں نے پاکستان میں افغان مہاجرین کے لئے نقد رقومات بھی بھیجی ہیں۔ اور بیت المقدس کی آزادی کے لئے بھی اسرائیل سے کافی احتجاج کر چکے ہیں۔ جب کہ اسرائیل نے یروشلم دارالخلافہ بنانے کا اعلان کیا تو تھائی لینڈ کے مسلمانوں نے سخت احتجاج کا مظاہرہ کیا تھا۔